ساتھ ساتھ وہ دنیا کے اور بہت سے علمی 'تحقیق اور معاشی اداروں سے بھی ذمہ دارانہ حیثیتوں سے وابستہ ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی سولہ اردو اور اٹھارہ انگریزی تصانیف بھی شائع ہو چکی ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں: مثلاً عربی 'فرانسیسی ' ترکی ' بنگالی ' جاپانی ' یوگوسلاوی ' جرمن ' انڈونیشی 'ہندی ' چینی ' کورین اور فارسی میں ان کی کتابوں کے تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

سینٹ آف پاکستان میں ان کی تقاریر کے زیر تبصرہ مجموعوں میں پہلے حصے (پاکستان میں نفاذ اسلام) میں اسلامی ریاست ' اسلامی نظریاتی کونسل ' شریعت کی بالادستی اور نظام زکوۃ کے نفاذ کے موضوعات پر تقاریر شامل ہیں۔ پروفیسر صاحب نے اس امر پر زور دیا ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں شریعت کی بالادستی قائم کیے بغیر نہ تو مطلوبہ اسلامی معاشرہ وجود میں آسکتا ہے اور نہ پاکستان نمونے کی اسلامی ریاست بن سکتا ہے 'جو قیام پاکستان کی غرض و غایت تھی۔

دوسرے حصے (پاکستان ' بھارت اور عالم اسلام) میں خارجہ پالیسی ' افغانستان ' بھارت 'کشمیر اور عالم اسلام کے اہم مسائل اور بحیثیت مجموعی پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل نو کے لیے رہنما اصولوں پر مفصل اظہار خیال ملتا ہے۔ خورشید صاحب کا خیال ہے کہ ایک نظریاتی ریاست کی حیثیت سے ہماری خارجہ پالیسی کا ہدف ایک عادلانہ عالمی نظام کا قیام ہونا چاہیے۔ اسی طرح ہماری "اسلامی خارجہ پالیسی کو غیر فرقہ وارانہ ہونا چاہیے۔ ہمیں اسلامی حدود میں ایسے طریقہ کار وضع کرنا چاہییں جن سے پاکستان اور افغانستان میں شیعہ اقلیت اور ایران میں سنی اقلیت کے حقوق کو تحفظ اور ضمانت ملے اور یہ ملک اسلامی ہم مقصدیت کے باب میں باہم رواداری کی ایک روشن مثال قائم کر سکیں"۔ (ص ۱۸)۔

تیسرے حصے (جمہوریت ' پارلیمنٹ اور اسلام) میں سیاسی جماعتوں کی بحالی ' آٹھویں ترمیم اور متعلقہ معاہدہ ' نوکر شاہی اور جمہوری روایات ' جائزہ و احتساب (جونیجو ' پی پی پی اور آئی جے آئی کی حکومتیں) آزادی اظہار اور امن عامہ کے مسائل پر بحث شامل ہے۔ یہ بحث محض نظری نہیں 'بلکہ اس میں ملک و قوم کو درپیش عملی مسائل سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔ پاکستان کی گذشتہ دس سالہ سیاست کے نشیب و فراز کی اس داستان سے 'سینٹ میں جمہوریت ' پارلیمنٹ اور خود نظریہ پاکستان کے تحفظ کے لیے ' پروفیسر خورشید احمد کی کاوشوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

چوتھا اور آخری حصہ (پاکستانی سیاست اور آئین) وفاق اور صوبوں کے تعلقات ' صدر کے صوابدیدی اختیارات ' دستور اور تعبیر دستور اور سینٹ کا کردار ' ایسے موضوعات پر پروفیسر موصوف کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔

ہر تقریر میں متعلقہ موضوع کی جزئیات تک کا احاطہ کیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب زیر بحث موضوع کو اس کے وسیع تاریخی تناظر میں دیکھتے ہیں اور مختلف ادوار میں اس کی بدلتی ہوئی شکلوں کا جائزہ لیتے ہوئے